سوال

(177) مؤذن کا تثویب کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدعت گمراہی ہے جس سے باز رہنا چاہیے جو لوگ ایسی بدعتوں میں بتلا ہوں ان کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جب تک کہ وہ ان بدعات سے باز نہ آجائیں۔ ترمذی نے مجاہد سے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مسجد میں آئے جہاں اذان ہو چکی تھی مؤذن نے تثویب کہی (تثویب کا یہاں یہ مطلب ہے کہ جو اس زمانہ میں اہل بدعت نے نکالا ہے کہ جب لوگ اذان کے بعد آنے میں دیر کرتے ہیں تو دوبارہ پکارتے ہیں الصلوۃ الصلوۃ یا اقامت کے وقت پکارتے ہیں) یہ نیا طریقہ رائج کر لیا گیا ہے۔ بعض جگہوں اور مسجدوں میں دیکھا گیا ہے کہ اذان کے بعد مؤذن پھر پکارتا ہے اے اللہ کے بندو مسجد میں آؤ آکر نماز پڑھو، وقت کم ہے، بھلائی کے راستہ کی طرف آؤ حالانکہ اذان کے لفظ یہی ہیں یا اذان سے پہلے درود شریف پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بدعتی کے پاس سے ہم کو نکال لے چل اور وہاں آپ نے نماز نہ پڑھی۔ (جامع ترمذی ابواب الصلوۃ باب ما جاء فی التثویب فی الفجر ج ۱ ص ۴۹۔ ۵۰) اس حدیث سے یہ مطلب نکلا کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور کسی بدعت میں نور نہیں۔ یعنی وہ مؤذن بدعتی تھا اور نماز نہ پڑھی۔ یہ تو مؤذن کی بات ہے اگر امام بدعتی ہو تو خود ہی اندازہ لگائیں۔ تثویب کا حکم صرف نماز فجر کی اذان میں ہے یعنی ''اَلصَّلَاۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّومِ''۔

اب سوال یہ ہے کہ (۱) کیا بدعتی امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا اجتناب کرنا بہتر ہے؟ (۲) مندرجہ بالا حدیث کی تفصیل درکار ہے کہ مؤذن نے کس نماز میں کون سی بدعت کی تھی جس کا یہ حوالہ ہے؟ (۳) ذیل کی حدیث میں فسق و فجور کی کیا تفصیل ہے؟

ایک حدیث میں ہے کہ ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے وہ فاسق ہو یا فاجر اور ہر امیر کی اطاعت واجب ہے وہ فاسق ہو یا فاجر۔ یعنی فسق و فجور والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے تو بغیر داڑھی والے کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اما بعد! آپ کا مکتوب موصول ہوا۔ جس کے آغاز میں نہ تو بسم اللہ لکھی گئی اور نہ ہی مکتوب الیہ کو سلام لکھا گیا جناب نے تین سوال کیے جن کے جواب بتوفیق اللہ تبارک وتعالیٰ وعونہ ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بدعتی کی بدعت اگر کفر یا شرک کے زمرہ میں آتی ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے اجتناب ضروری ہے اور اگر شرک یا کفر کے زمرہ میں نہیں آتی تو ایسے آدمی کو مستقل امام

نہیں بنایا جاسکتا اتفاقاً بھی اس کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے ۔

(۲) نماز کون سی تھی اس کا مجھے علم نہیں باقی بدعت کون سی تھی اس کا ذکر آپ کی نقل کردہ عبارت میں موجود ہے ۔

(۳) صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ والی روایت صحیح نہیں داڑھی مونڈھے کو مستقل امام نہیں بنا سکتے کبھی کبھار عارضی طور پر اس کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے ۔ داڑھی رکھنا بڑھانا فرض ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا امر وحکم ہے اور اس امر وحکم کو اس کی حقیقت (فرض ووجوب) سے پھیرنے والا کوئی قرینہ موجود نہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل

نماز کا بیان ج1ص157

محدث فتویٰ